Al-Qawārīr - Vol: 05, Issue: 03,
April – June 2024

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

جمع بین الاختین کی حرمت: شرائع سابقہ وسیرت مبارکہ کے احکامات کا تقابلی مطالعہ

The Prohibition of Combining Two Sisters in Marriage: A Comparative Study of the Jurisprudence of Previous Nations and the Blessed Prophet's Teachings

Muhammad Abid
M.Phil. Islamic Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore
Muhammad Zakir Ul Hassan Haideri
PHD, Scholar, Department of Islamic Studies, Imperial College of Business Studies, Lahore
Hafiz Abdul Wahab
M.Phil. Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore

Version of Record
Received: 10-April-24 **Accepted**: 16-May-24
Online/Print: 25- Jun -2024

ABSTRACT

The sanctity of plural inter-ethnicity refers to "collecting two sisters into one marriage۔ In different cases, it is to marry two sisters at the same time, marry one while the other or gather both in the Milik-i- Yemen۔ The plural is the cause of cruelty۔ The matter that has been researched in this article gives awareness about the sanctity of Sister in l, honor and respect remain in the kinship and the desecration and disrespect of an important relationship like Sali can be avoided۔ In modern times, the sanctity of these relationships is being violated due to distance from Quran and Sunnah, nakedness, solitude and frankness۔ In this article, an attempt has been made to derive the orders related to the sanctity of the sister-in-law from the teachings of the previous Sharia and to present the practical views from the Islamic orders and biographies regarding the honor and respect of the sister-in-law۔ In order to maintain the sanctity of these relationships in the society, there is an urgent need for guidance from the past and the past۔ In other Shari'ah, it was forbidden to marry two sisters in one marriage, but in the Shariah of Ya'qubi, two sisters were allowed to be married at the same time۔ Its effects are visible until before the declaration of prophethood, but Islam declared it absolutely forbidden to gather two sisters in the same marriage۔ In this research, conclusions have been drawn by adopting the method of qualitative research۔

Keywords: *A man marriage with two sisters, Yaqubi Sharia, Mousavi Sharia, Sister -in-law, Milik-i-Yamin*

CC BY

تعارف

اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کو تمام مخلوقات سے اشرف تخلیق فرمایا ہے۔ مزید اس دنیا میں کامیاب زندگی بسر کرنے کیلئے حدود و قیود مقرر فرما دیے۔ خاندانی پہنچان اور افزائش کیلئے شعوب و قبائل قائم فرمائے۔ خاندانی محبت و الفت کے قیام کیلئے صلہ رحمی کی اہمیت کو اجاگر فرمایا۔ مضبوط خاندانی نظام کیلئے نسبی و صہری رشتے تخلیق فرمائے۔ رشتوں میں تقدس و احترام بر قرار رکھنے کیلئے رشتوں کی حرمت کو متعارف کروایا۔ اس تحقیقی مضمون میں صہری قرابت داری میں جمع بین الاختین یعنی "دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا" سے متعلق احکامات کو تلاش کرنے کی کوشش کی ہے۔ بیوی کے ہوتے ہوئے اسکی بہن کیساتھ ناجائز مراسم قائم ہونے کے بنیادی محرکات تلاش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس رشتے کی حرمت کے حوالے سے شرائع سابقہ کی تعلیمات اور اسلامی تعلیمات کا موازنہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس رشتے کے اکرام و تکریم کے عملی نظائر ڈھونڈھنے کی کوشش کی ہے۔

ضرورت و اہمیت

دنیا میں اس وقت نفسانیت، شیطانیت، مادیت پرستی اور طاغوتی طاقتیں بہت زیادہ غالب آچکی ہیں۔ رشتوں کا تقدس و احترام خطرناک حد تک کمزور پڑتا جا رہا ہے۔ جاہلیت و گمراہی اس قدر انتہا تک پہنچ چکی ہے کہ حرمت کے رشتوں کا تقدس بھی پامال کیا جا رہا ہے۔ دو بہنوں کا ایک نکاح میں جمع کرنا یا بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی بہن سے ناجائز مراسم قائم کرنا قطع رحمی کا موجب ہے جو کہ حرام ہے۔ مزید بر آں سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ سالیوں کیساتھ بے تکریمی و بے توقیری معاشرے میں اس قدر عام ہوتی جا رہی ہے کہ اس کو کوئی گناہ ہی تصور نہیں کرتا۔ جب تک اس رشتے کے بارے مکمل آگاہی نہیں ہوگی اس وقت تک ہمارے معاشرے سے اس رشتے کی بے توقیری و بے تکریمی کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ ایسے رشتوں کی بے توقیری و بے تکریمی قطع رحمی کا موجب بنتی ہے خاندانی عدم استحکام پیدا ہوتا ہے جس میں نا صرف مختلف خاندان آپسمیں میں دست و گریباں نظر ہیں بلکہ معاملات طلاق تک چلے جاتے ہیں اور بعض اوقات بات قتل و غارت گری تک پہنچ جاتی ہے۔ اس لئے ان مسائل سے بچنے کیلئے جمع بین الاختین سے متعلق عملی مسائل اور احکامات سے آشنا ہونا از حد ضروری ہے۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

قرآن و حدیث اور دیگر مذاہب الہامی میں صہری قرابت کے اکرام و تکریم کو کھلم کھلا بیان کیا گیا ہے۔ حرمت مصاہرت ہو یا صہری قرابت کا اکرام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کے عملی نظائر موجود ہیں۔ اور بعد میں آنے والے آئمہ و فقہاء نے بھی بڑی صراحت کے ساتھ ساری چیزوں کو بیان فرما دیا ہے۔

ام عبد منیب کی کتاب "بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق" جو کہ مکتبہ مشربہ علم و حکمت نے 1430ھ میں شائع کیا جس میں مرد و عورت پر سسرال کے حقوق پر بحث کی گئی ہے۔ اس کتابچہ کو پڑھ کر بنیادی ماخذات تک پہنچنے میں بہت آسانی ہوئی۔

اسی طرح مجلات میں دو آرٹیکل نظروں سے گزرے جن کو پڑھ کر بنیادی ماخذات تک پہنچنے میں آسانی ہوئی۔

پہلا آرٹیکل "سسرالی رشتوں کی حرمت سے متعلق فقہی آراء" جو کہ مجلہ "ابحاث" جلد نمبر 5، شمارہ نمبر 20 میں اکتوبر-دسمبر 2020ء میں شائع ہوا۔ یہ ڈاکٹر عبد الکریم اور احمد رضا کا آرٹیکل ہے۔

اور اسی طرح "حرمت مصاہرت اور عصر حاضر میں اطلاق کی ضرورت و اہمیت" یہ ڈاکٹر کریم خان اور احمد رضا کا ریسرچ پیپر ھے جو کہ 17 ستمبر 2020ء کو جی سی یونیورسٹی فیصل آباد کے مجلہ "ضیائے تحقیق" میں شائع ہوا۔

ازدواجی نظام اور خواتین کے حقوق و مسائل کے حوالے سے یونیورسٹیز میں مختلف تحقیقات ہو چکی ہیں، لیکن صہری رشتوں کے اکرام کے حوالے سے مذاہب ثلاثہ کی تعلیمات کیا ہیں؟ اس پر آج تک ایم فل لیول پر کوئی تحقیقی کام نہیں ہو سکا۔ زیر تحقیق مقالہ میں ہم اس کی تحقیق پیش کریں گے. سامی ادیان میں صہری قرابت داروں کے بارے میں تعلیمات اور اس کے عملی مظاہر کیا ہیں۔

سوال تحقیق

شرائع سابقہ کی تعلیمات میں بیوی کی بہن کی حرمت سے متعلق احکامات کیا ہے۔؟

جمع بین الاختین کی حرمت سے متعلق عملی مسائل اور ان کا حل کیا ہے۔؟

سیرت مبارکہ میں بیوی کی بہن کے اکرام و تکریم سے متعلق نبوی نظائر کیا ہیں؟۔

مبحث اوّل

تعلیمات کتب سابقہ میں بیوی کی بہن کی حرمت کا جائزہ

سب سے پہلے بیوی کی بہن کی حرمت اور اکرام و تکریم سے متعلق مسائل اور احکامات کو تعلیمات یہودیت میں تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

الف۔ تورات میں دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنے کا بیان

تورات میں محرم رشتوں سے متعلق اکرام و تکریم کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ بیوی کے ہوتے ہوئے اپنی سالی سے ناجائز تعلقات یا اس سے نکاح کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے ہاں البتہ پہلے والی بیوی فوت ہو جائے یا اس کو طلاق ہو جائے تو پھر اپنی سالی سے نکاح کیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص بیوی کے ہوتے ہوئے اپنی سالی کی برہنگی ظاہر کرتا ہے تو اس کی بیوی کے لیے بہت تکلیف دہ امر ہے اور یہ اس کو دماغی طور پر حسد میں جلانے والی بات ہے۔

اس حوالے سے کتاب الاحبار میں فرمایا گیا:

"اور تو کسی عورت کو اس کی بہن (سالی) سمیت جورو مت کر تا کہ اس کی برہنگی ظاہر کرے پہلے کے جیتے جی کہ یہ اس کا جلانا ہے اور وہ عورت جب تک اپنی نجاست کے باعث الگ رہے تو اس کی برہنگی ظاہر کرنے کو اس کے نزدیک مت جا۔[1]"

اس آیت میں واضح طور پر اپنی بیوی کی بہن یعنی سالی کو بیوی بنانے سے منع کیا گیا کیونکہ ایسا کرنا پہلے والی زوجہ کے لیے انتہائی تکلیف دہ ہے لہذا اس کی بہت زیادہ مذمت کی گئی ہے۔

ب۔ شریعت یعقوبی میں دو بہنوں سے بیک وقت نکاح کی اجازت

حضرت یعقوب علیہ السلام کے ماموں کی بیٹی راخل بہت حسین تھی جس سے آپ شادی کرنا چاہتے تھے۔ آپ کے ماموں لابن نے شرط رکھی کہ پہلے سات سال میری خدمت کی جائے تو پھر شادی کر دیں گے لیکن سات سال خدمت کرنے کے باوجود انہوں نے راخل کی بجائے اس کی بڑی بیٹی لیاہ جو کہ چندھی تھی اس کو نکاح میں دے دیا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے سسر کے کہنے پر مزید سات سال خدمت کی اور ان کی شادی دوسری بیٹی راخل سے بھی ہو گئی جیسا کہ باب پیدائش میں ہے:

"جب صبح کو معلوم ہوا کہ یہ تو لیاہ ہے تب اس نے لابن سے کہا کہ تو نے مجھ سے یہ کیا کیا میں نے جو تیری خدمت کی وہ راخل کی خاطر نہ تھی پھر تو نے مجھے کیوں دھوکہ دیا لابن نے کہا ہمارے ملک میں یہ دستور نہیں کہ پہلوٹھی سے پہلے چھوٹی کو بیاہ دے تو اس کا ہفتہ پورا کر دے پھر ہم دوسری بھی تجھے دے دیں گے جس کی خاطر تجھے سات برس اور میری خدمت کرنی ہو گی یعقوب نے ایسا ہی کیا کہ لیاہ کا ہفتہ پورا کیا تب لابن نے اپنی بیٹی راخل بھی اسے بیاہ دی"[2]۔

اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے تفسیر الکتاب میں ولیم میکڈونلڈ لکھتے ہیں:

"مقامی دستور کے تحت بڑی بیٹی لیاہ کی پہلے شادی کر دی. تب لابن نے کہا تو اس لیاہ کا ہفتہ پورا کر دے تو پھر ہم دوسری (راخل) بھی تجھے دے دیں گے جس کی خاطر تجھے سات برس میری اور خدمت کرنی ہو گی. چنانچہ شادی کے سات روزہ ضیافت کے بعد یعقوب نے راخل سے بھی بیاہ کر لیا اور اپنے سسر کی سات برس اور خدمت کی۔[3]"

اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے پہلے بڑی اور پھر چھوٹی بہن سے نکاح کیا۔ اس وقت کی شریعت کے مطابق یہ جائز تھا مگر بعد میں حرام ہوا۔

اس حوالے سے مولانا رحمت علی کرانوی صاحب "ازالتہ الشکوک" میں لکھتے ہیں:

" یعقوبی شریعت میں بیوی کی موجودگی میں اس کی بہن سے نکاح کر لینا حلال تھا لیکن شریعت موسوی میں حرام قرار دے دیا گیا جس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام کا پہلے نکاح لابان کی بڑی بیٹی لیاہ سے ہوا تھا پھر لیاہ کے جیتے جی راحیل سے نکاح ہوا جو اس کی سگی بہن تھی۔[4]"

اس سے معلوم ہوا کہ دو سگی بہنوں کو ایک ہی نکاح میں جمع کرنے کے حوالے سے شریعت یعقوبی اور شریعت موسوی کے احکامات میں واضح فرق ہے۔

شریعت عیسوی یعنی اناجیل مقدس میں دو بہنوں کو ایک ہی نکاح میں جمع کرنا یا ایک بیوی کے ہوتے ہوئے اسکی دوسری بہن سے تعلقات استوار کرنے کے حوالے سے تعلیمات نہیں مل سکیں۔

مبحث دوم

جمع بین الاختین سے متعلق اسلامی تعلیمات

بیوی کے ہوتے ہوئے دوسری بہن کو نکاح میں جمع کرنا یا اس سے ناجائز تعلقات استوار کرنے کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟ اب ہم اسکا جائزہ لینے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے دو قسم کے رشتے یعنی نسبی اور صہری رشتے تخلیق فرمائے ہیں۔

الف۔ نسب وصہر کی تخلیق

تخلیق انسانی کی ابتداء پانی سے کی گئی ہے۔ نسبی اور صہری رشتوں کی بابت اللہ تعالی نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَ صِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا[5]

اور وہی تو ہے جس نے پانی سے آدمی کو تخلیق فرمایا پھر اس کو صاحب نسب اور صاحب قرابت دامادی بنایا اور تمہارا پروردگار ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں تخلیق انسان اور نسبی اور صہری رشتوں کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن کثیر "تفسیر ابن کثیر" میں فرماتے ہیں :

" اللہ تعالی وہ ہے جس نے انسان کو حقیر اور ضعیف نطفہ سے تخلیق فرمایا، اسے درست کیا، اعتدال پر رکھا، سنوارا اور مکمل خلقت والا بنایا پھر کسی کو مرد اور کسی کو عورت بنایا پھر اسے خاندان والا بنایا اس کے رشتے بنا دیے پھر شادی کے بعد سسرالی رشتے قائم فرما دیے یہ اللہ تعالی کی قدرت کا ہی کرشمہ ہے کہ اس نے حقیر سے پانی سے اتنا بڑا اسلسلہ قائم فرمادیا[6]".

نسبی اور صہری رشتوں کی اہمیت اس سے بڑھ کر مزید کیا ہو سکتی ہے کہ ان کی تخلیق کا تذکرہ اللہ پاک نے خود قرآن کریم میں بیان فرما دیا۔ معاشرتی حسن و خوبصورتی کے قیام میں ان رشتوں کے مابین باہم مضبوط و مثبت تعلقات بہت ضروری ہیں۔

ب۔ صہری رشتے اور انکی حرمت کا بیان

معاشرتی و خاندانی عدم استحکام اور قطعہ رحمی سے بچنے کے لیے اللہ پاک نے چند رشتے انسان پر حرام فرما دیے۔ ان میں مختلف وجوہات کی بنا پر تحریم کا حکم فرمایا جیسا کہ قران کریم میں ارشاد ربانی ہے :

> **حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمۡ اُمَّهٰتُكُمۡ وَبَنٰتُكُمۡ وَاَخَوٰتُكُمۡ وَعَمّٰتُكُمۡ وَخٰلٰتُكُمۡ وَبَنٰتُ الۡاَخِ وَبَنٰتُ الۡاُخۡتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِىۡۤ اَرۡضَعۡنَكُمۡ وَاَخَوٰتُكُمۡ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ اُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمۡ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِىۡ فِىۡ حُجُوۡرِكُمۡ مِّنۡ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِىۡ دَخَلۡتُمۡ بِهِنَّ فَاِنۡ لَّمۡ تَكُوۡنُوۡا دَخَلۡتُمۡ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ وَحَلَاۤئِلُ اَبۡنَآئِكُمُ الَّذِيۡنَ مِنۡ اَصۡلَابِكُمۡۙ وَاَنۡ تَجۡمَعُوۡا بَيۡنَ الۡاُخۡتَيۡنِ اِلَّا مَا قَدۡ سَلَفَ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۙ**[7]
>
> تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہو اور رضاعی بہنیں اور ساسیں حرام کر دی گئی ہیں اور جن عورتوں سے تم مباشرت کر چکے ہو ان کی لڑکیاں جنہیں تم پرورش کرتے (ہو وہ بھی تم پر حرام ہیں) ہاں اگر ان کے ساتھ تم نے مباشرت نہ کی ہو تو (ان کی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کر لینے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں اور تمہارے صلبی بیٹوں کی عورتیں بھی اور دو بہنوں کا اکٹھا کرنا بھی (حرام ہے) مگر جو ہو چکا (سو ہو چکا) بے شک خدا بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے

اس ایت کریمہ میں اللہ تعالی نے نسبی، رضاعی اور صہری رشتوں کی حرمت کا بیان فرمایا ہے۔ قران کریم کی اس آیت مبارکہ میں مذکور صہری رشتے مندرجہ ذیل ہیں۔

ج۔ صہری رشتے

بیوی کی والدہ یعنی ساس

ربیبہ یعنی بیوی کی سابقہ بیٹی

صلبی بیٹوں کی بیویاں

بیوی کی بہن یعنی سالی

د۔ نسبی اور صہری تحریمی رشتوں کی تعداد

جس طرح قرآن کریم میں محارم رشتوں کو صریحاً بیان کیا گیا ہے اسی طرح احادیث مبارکہ میں بھی محرم رشتوں کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ انسان پر جو رشتے نسب یا صہر کیوجہ سے حرام کئے گئے ہیں ان دونوں کی تعداد سات سات ہے جیسا کہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سورۃ النساء میں مذکور نسبی اور صہری رشتوں کی تعداد کے بارے میں فرماتے ہیں:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعَ ، وَمِنَ الصِهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ : (حُرِمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتِكُمْ) الآيَةَ[8]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خون کی رو سے تم پر سات رشتے حرام ہیں اور شادی کی وجہ سے (یعنی سسرال کی طرف سے) سات رشتے بھی۔ انہوں نے یہ آیت (**حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ النساء 23 : (4) الایتہ**–تم پر حرام کی گئی ہیں تمہاری مائیں۔۔ تلاوت فرمائی "

اس حدیث مبارکہ کی تشریح فرماتے ہوئے علامہ بدر الدین عینی "عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری" میں فرماتے ہیں :

أي حرم من النسب سبع نسوة و من الصهر كذلك والصهر واحد الأصهار وهم أهل بيت المرأة. ومن العرب من يجعل الصهر من الأحماء والأختان جميعاً. وقال ابن الأثير: قبل المرأة، والأحماء من قبل الرجل والصهر يجمهما وخان الرجل إذا تزوج إليه[9]

"یعنی نسب سے سات عورتیں نکاح کیلئے حرام ہیں اور مصاہرت سے بھی وہی سات عورتیں حرام ہیں۔ صہر–اصہار کی واحد ہے اور یہ عورت کے گھر والوں کیلئے بولا جاتا ہے۔ عرب والے الاحماء اور الاختان ان دونوں کو صہری رشتے بناتے تھے۔ الختن کی جمع الاختان ہے۔ ابن اثیر نے کہا: الاختان عورت کی طرف سے ہیں اور الاحماء مرد کی طرف سے ہیں اور الصھر میں دونوں جمع ہو جاتے ہیں اور مرد جب شادی کرتا ہے تو داماد بن جاتا ہے۔"

ر۔ جمع بین الاختین کی تحریم کی مختلف صورتیں

صہری قرابت داروں میں حرمت کے حامل رشتوں میں سالی کا رشتہ ایک انتہائی اہم اور نازک رشتہ ہے۔ جسکی حرمت کا تذکرہ خود اللہ پاک نے قرآن پاک میں بیان فرمایا ہے مگر یہ حرمت دائمی نہیں ہے بلکہ جز وقتی کے طور پر ہے۔ اسکے علاوہ بھی صہری قرابت داروں میں دو رشتے یعنی بیوی کی پھوپھی اور بیوی کی خالہ ایسے ہیں جن کی حرمت جز وقتی کے طور پر ہے۔

آیت باری تعالیٰ (جمع بین الاختین) کے ضمن میں امام ابو بکر الجصاص کہتے ہیں:

"یہ آیت مبارکہ دو بہنوں کو جمع کرنے کی تمام صورتوں کی تحریم کی متقضی ہے کیونکہ آیت کے الفاظ میں عموما جاتا ہے۔ جمع بین الا ختین کی کئی صورتیں ہیں: ایک یہ کہ دو بہنوں سے ایک ساتھ عقد نکاح کرلے اس صورت میں نکاح درست نہیں ہو گا۔ دوسری صورت ایک بہن سے نکاح کرلے اور پھر دوسری بہن کو عقد نکاح میں لے آئے اسمیں دوسری کے ساتھ نکاح درست نہیں ہو گا۔ تیسری صورت یہ ہے کہ ملک یمین کے تحت ہمبستری میں دونوں کو اکٹھا کرلے کہ پہلی کیساتھ ہمبستری کرنے کے بعد اسے اپنی ملکیت سے نکالے پھر دوسری کیساتھ ہم بستری کرلے۔"

بیوی کے ہوتے ہوئے اسکی بہن کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کی مختلف صورتوں کو بیان کیا گیا جو کسی صورت بھی جائز نہیں ہیں مگر زمانہ ءِ جاہلیت میں روش تھوڑا مختلف رہی ہے۔

س۔ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ کے بارے امام قرطبی کا فرمان

حرمت مصاہرت کے جو رشتے آج بھی معروف ہیں، دور جاہلیت میں بھی معروف تھے۔ ان کا احترام اسی طرح سے تھا جس طرح آج ہے مگر دو رشتے ایسے ہیں جن کی تحریم کا کوئی خاص خیال نہیں رکھا جاتا تھا بلکہ ان سے نکاح بھی کر لیا جاتا تھا۔ ان میں سے ایک رشتہ سوتیلی ماں سے نکاح اور دوسرا دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا ہے۔ مگر اب اسکی اجازت نہیں ہے۔ اس بارے میں امام قرطبی "تفسیر الجامع لاحکام القرآن" میں لکھتے ہیں:

"ہشام بن عبد اللہ نے محمد بن الحسن رحمہا اللہ کا قول مبارک بیان کیا ہے کہ محرمات کے تحت جتنے رشتے بیان ہوتے ہیں کہ سب کے سب جاہلیت میں بھی معروف تھے سوائے دو رشتوں کے، باپ کی بیوی اور ایک وقت میں دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا۔ یہی وجہ ہے کہ صرف ان کے ذکر کے ساتھ (الا مَا قَدْ سَلَفَ) آیا ہے، اور باقی محرم رشتوں کے ساتھ نہیں۔[10]"

تو معلوم ہوا کہ زمانہ ءِ جاہلیت میں لوگوں کیلئے دو بہنوں سے نکاح کرنے کی مختلف صورتیں موجود تھیں۔

مبحث سوم

سالی کی حرمت کے متعلق نبوی تصریحات

جس طرح دو بہنوں کو ایک مرد کے نکاح میں جمع نہیں کیا جاسکتا اسیطرح احادیث مبارکہ میں رسول ﷺ نے بڑی بہن کے نکاح میں ہوتے ہوئے چھوٹی بہن یا چھوٹی بین کے ہوتے ہوئے نکاح کو مسترد فرمایا ہے۔ جیسا کہ فرمان نبوی ہے۔

وَلَا تُنْكَحُ الْكُبْرَى عَلَى الصُّغْرَى، وَلَا الصُّغْرَى عَلَى الْكُبْرَى[11]".

چھوٹی کے رہتے ہوئے بڑی سے اور بڑی کے رہتے ہوئے چھوٹی سے نکاح جائز نہیں ہے

اس سے ثابت ہوا کہ ایک شخص بڑی بہن سے رشتہ ازواج میں منسلک ہونے کے بعد یا چھوٹی بہن سے شادی شدہ ہونے کے بعد کسی بھی صورت میں نکاح نہیں کر سکتا کیونکہ یہ امر خاندان میں قطعہ رحمی کا موجب ہے۔

الف۔ دو سگی بہنوں سے نکاح کی مذمت

دو سگی بہنوں کو ایک ہی نکاح میں اکٹھا کرنا نہ صرف ایک غیر فطری عمل ہے بلکہ قطع رحمی کا بھی موجب ہے۔ اس لئے ان کو بیک وقت اکٹھا رکھنے سے منع کیا گیا ہے ہاں البتہ اگر پہلے والی بہن کو طلاق ہو جائے یا وہ فوت ہو جائے تب دوسری سے نکاح کر سکتا ہے۔ قبل از نبوت لوگ دو سگی بہنوں سے نکاح کر لیتے تھے مگر شریعت محمدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں نہ صرف منع کیا گیا بلکہ اگر کسی نے پہلے دو سگی بہنوں کو اکٹھا کیا ہوا تھا تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان میں سے ایک کو طلاق دینے کا حکم صادر فرمایا۔ حضرت دیلمی رحمتہ اللہ روایت فرماتے ہیں :

> عَنِ الديلَمِي قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ وَعِندِى أُخْتَانِ تَزَوَّجْتُهُمَا فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ إِذَا رَجَعْتُ فَطَلِّقَ إِحْدَاهُمَا [12]
>
> حضرت دیلمی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں : میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میری دو بیویاں سگی بہنیں تھیں جن کے ساتھ میں نے زمانہ جاہلیت میں شادی کی تھی نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب تم واپس جاؤ تو دونوں میں سے ایک کو طلاق دے دینا۔

ب۔ بیوی کی بہن سے مصافحہ اور خلوت کا حکم

حرمت مصاہرت میں کچھ رشتے ایسے ہیں جو ایک وقت تک حرام ہیں مگر حالات وواقعات کے تغیر و تبدل کیساتھ ان کی حرمت ختم ہو جاتی ہے۔ ان رشتوں میں بیوی کی بہن، پھوپھی اور خالہ وغیرہ ہیں اور یہ وہ رشتے ہیں جو دائمی طور پر حرام نہیں ہیں۔ ان رشتوں کیساتھ مصافحہ اور خلوت میں اٹھنے بیٹھنے کی اجازت نہیں ہے جیسا کہ "فتاویٰ نکاح وطلاق" میں ہے :

> "مرد اپنی سالی سے نہ مصافحہ کر سکتا ہے اور نہ خلوت، کیونکہ یہ (عورت) دائمی محرمات میں سے نہیں بلکہ یہ تو صرف ایک مدت تک حرام ہے جو باقی محرمات کے ساتھ مصافحہ اور خلوت کی طرح جواز کیلئے کافی نہیں۔ مرد کے لیے اپنی سالی سے نکاح اس وقت تک جائز نہیں جب تک اس کی بیوی اس کے زوجیت میں ہے. طلاق، فسخ نکاح یا فوت ہو جانے کی وجہ سے مرد کی اپنی بیوی سے علیحد گی اختیار ہو جاتی ہے اس کے بعد وہ سالی سے نکاح کر سکتا ہے"[13]

ہمیں معلوم ہوا کہ جو رشتے دائمی حرمت والے نہیں ہیں ان کیساتھ قربت، خلوت اور بے تکلفانہ مصافحہ وغیرہ سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ بعض اوقات ہماری یہ لاپرواہی بھیانک نتائج کا موجب بنتی ہے جس سے ایسا خاندانی بگاڑ پیدا ہوتا ہے کہ جس کا خمیازہ نسل در نسل بھگتنا پڑتا ہے۔

مبحث چہارم

محرم رشتوں کی بے تکریمی کے اسباب و محرکات

نصبی وصہری رشتوں میں چند ایسے محرکات ہیں جن کی وجہ سے ان رشتوں کی بے تکریمی و بے توقیری ہو جاتی ہے۔اس کے چند اہم اسباب اور محرکات درج ذیل ہیں

الف۔ قرآن وحدیث سے ناآگہی

ہمارے معاشرے کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں صہری قرابت داروں کے اکرام و تکریم کے حوالے سے اسلامی تعلیمات سے متعلق کوئی آگاہی نہیں ہے حالانکہ ھمارے پاس اللہ پاک کی طرف سے نازل کردہ وہ کتاب مقدس یعنی قرآن مجید وفرقان حمید موجود ہے جو ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔مزید برآں اس کی وضاحت کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نا صرف فرامین مبارکہ موجود ہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے وہ عملی نظائر بھی موجود ہیں کہ جس میں ہمارے لئے مکمل راہنمائی موجود ہے کہ کس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صہری قرابت داروں کیساتھ اعلیٰ حسن اخلاق اور اکرام و تکریم کے مثالیں قائم فرمائیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ[14]

اے محبوب ﷺ آپ فرمادیجیے کیا علم والے اور بغیر علم والے برابر ہوسکتے ہیں؟

شومئی قسمت ان تعلیماتِ اسلامی سے دوری کی بناء پر آج ہمارے معاشرے میں صہری قرابت داروں کی بے توقیری میں مسلسل اضافہ ھوتا جارہا ہے جو خاندانی نظام میں عدم استحکام کی بنیاد ہے۔ایک تعلیم یافتہ اور باشعور فرد کا صہری قرابت داری میں اکرام و تکریم ایک ان پڑھ اور غیر تعلیم یافتہ فرد سے کئی گنا بہتر ہوتا ہے۔

ب۔مادیت پرستی کا عروج

اکثر اوقات مال وزر کی فراوانی انسان میں تکبر وغرور کو جنم دیتی ہے۔بہت زیادہ پیسہ اور نعمائے دنیا کی بہتات انسان کے روّیوں میں فرعونیت کو اجاگر کر دیتی ہے۔اسمیں نا صرف عام انسانیت متاثر ہوتی ہے بلکہ قرابت داروں کے معاملات میں کافی بھیانک نتائج سامنے آتے ہیں۔ہر سسرال والوں کی خواہش ہوتی ہے کہ انکا داماد انہیں اپنائیت دیتے ہوئے ان کو وقت دے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى[15]

(سچے مومن) جو مال سے محبت کرنے کے باوجود قرابت داروں سے محبت کرتے ہیں۔

مگر مصروفیاتِ دنیا اور مال و متاع کو فوقیت دیتے ہوئے رشتہ داری کے معاملات کو یکسر نظر انداز کر دیا جاتا ہے جس سے نا صرف مسائل پیدا ہوتے ہیں بلکہ قرابتداروں کے حقوق متاثر ہوتے ہیں۔ اگر یہ مادیت پرستی غالب رہے اور بے اعتنائی کا رویہ جوں کا توں جاری رہے تو یہ فعل خاندانی عدم استحکام کا موجب بنتا ہے۔

ج۔ تزکیہء نفس و تصفیہء قلب سے عدم توجہ

اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پاسداری نہ کرنے کے سبب جہاں پر انسان کے نامہ اعمال میں گناہ لکھے جاتے ہیں وہاں پر گناہوں کے اثرات کی وجہ سے دلوں پر زنگار بھی چڑھ جاتا ہے۔ بے عملی اور بدعملیوں کیوجہ سے دل ناپاک ہو جاتا ہے۔ جس کو حلال و حرام کی کوئی تمیز نہیں رہتی۔ ایسے ناپاک اور مردہ دلوں کی اصلاح کیلئے تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب بہت ضروری ہے۔ جیسا کہ حضرت سلطان العارفین حضرت سلطان باھوؒ اپنی تصنیف مبارک "کلید التوحید کلاں" میں فرماتے ہیں:

"جو شخص نفسانیت کا غلام بن جاتا ہے وہ جو کام بھی کرتا ہے گناہ کا کرتا ہے لیکن اگر وہ توبہ کر کے گناہوں سے کنارہ کش ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے"[16]

مگر شومئی قسمت اس عمل سے ھم کوسوں دور ہو چکے ہیں۔ انسان کے دل کی اصلاح ہو جائے تو پورے وجود کی اصلاح ھو جاتی ہے اور اگر دل کیطرف توجہ نہ کی جائے اور دل ٹھیک نہ ہو تو پورے جسم کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کے بغیر نہ تو دلوں کی مردگی ختم ہوتی ہے اور نہ ہی وجود خیر و برکت کا منبع بن سکتا ہے۔ مردہ صفت قلب حلال و حرام کی ساری حدیں عبور کر جاتے ہیں۔ قرابت داری میں اکرام و تکریم اور صلہ رحمی جیسی اقدار ختم ہونے لگتی ہیں۔

د۔ ڈرامہ کلچر میں سالیوں سے باہمی تعلقات سے متعلق غیر اخلاقی تربیت

صہری قرابت داروں کے مابین بے تکریمی و بے توقیری کے پیدا ہونے میں فلموں اور ڈراموں کا بھی بہت حد تک منفی کردار ہے۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے جو ڈرامے ٹی وی وغیرہ پر نشر کیے جاتے تھے ان میں اخلاقیات اور ادب و احترام کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا تھا اور وہ فیملی میں بیٹھ کر دیکھنے کے قابل ہوتے تھے جس سے ذہنی فریشمنٹ حاصل ہوتی تھی۔ مگر شومئی قسمت آج جو کلچر اجاگر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے وہ انتہائی خطرناک ہے۔ موجودہ دور کے ڈراموں میں دوسری شادی کو ایک بہت بڑا ظلم بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ صہری قرابت کے مختلف ناجائز تعلقات کو سکرین پر دکھایا جاتا ہے جس سے نسلِ نو میں جنسی ہیجان اور بے راہ روی جنم لیتی ہے اور قرابت داری میں بے توقیری اور بے تکریمی کے مظاہر سامنے آتے ہیں۔

ر۔بے پردگی اور غیر محرم رشتوں کے مابین خلوت

صہری قرابت کے مابین بے تکریمی و بے توقیری کی ایک اہم وجہ بے پردگی اور غیر محرم رشتوں کے مابین خلوت ہے۔ تعلیماتِ اسلام چونکہ حکمت و دانائی سے لبریز ہے اس لئے شروع سے ہی ہمیں غیر محرم رشتوں سے پردے کا حکم دیا گیا ہے اور ان رشتوں کے مابین باہمی اختلاط سے اجتناب اختیار کرنے کا حکم دیا گیا۔ لیکن جب ہم تعلیماتِ اسلام کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے صہری قرابت داروں میں پردے کا اہتمام نہیں کرتے اور جزوی محرم رشتوں (بیوی کی بہن یعنی سالی، بیوی کی خالہ، بیوی کی پھوپھی اور دیگر غیر محرم رشتے وغیرہ) کے مابین خلوت کا لحاظ نہیں کرتے تو اس میں بے پناہ مسائل سامنے آتے ہیں جو بعد میں خاندانی عدم استحکام کا موجب بنتے ہیں۔

س۔خاندانی عدم استحکام میں اہل مغرب کی سازشیں

اہل مغرب کبھی بھی یہ نہیں چاہتے کہ مسلمان پر امن رہیں۔ وہ ہمیشہ مسلمانوں کو مغلوب رکھنے کیلئے سارے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔ خاص طور پر مسلمانوں میں جنسی بے راہ روی اور فحاشی پھیلانے میں انہوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ مغربی ممالک میں فحاشی و عریانی کو عروج دینے کے لیے باقاعدہ تنظیمیں اور انجمنیں قائم ہو چکی ہیں جس کے بارے میں قاری محمد طیب اپنی کتاب "تعلیماتِ اسلام اور مسیحی اقوام" میں لکھتے ہیں:

> "فرانس اور جرمنی میں مادرزاد برہنگی کا سلسلہ جاری ہے جس کے لیے باقاعدہ انجمنیں ہیں جن کے نام "انجمن ملیہ برہنگی" اور "ایوان فطریہ" وغیرہ رکھے گئے ہیں۔ 1928ء تک ان ارکان کی تعداد 4 لاکھ تھی اور اب عورتیں بھی بکثرت شریک ہیں لیکن 1929ء کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی میں ان اراکین کی تعداد 40 لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ اس ایوانِ فطرت کے انتہا پسند مرد و عورت اور بچے و بوڑھے اعلان کر چکے ہیں کہ وہ بالکل برہنہ رہا کریں گے۔"[17]

اہل مغرب نے مسلمانوں کے خاندانی نظام میں عدم استحکام پیدا کرنے کے لئے سینکڑوں این جی اوز بنا رکھی ہیں جن کو باقاعدہ مسلمانوں میں فحاشی و عریانی اور خاندانی عدم استحکام پیدا کرنے کا ٹاسک دیا جاتا ہے۔ کبھی حقوق نسواں کے نام سے شور بپا کیا جاتا ہے تو کبھی "میرا جسم میری مرضی" کے تناظر میں قرابت داریوں کا تقدس پامال کیا جاتا ہے۔ ان ناپاک عزائم کی تکمیل کیلئے وہ ان این جی اوز کو کروڑوں ڈالرز فنڈز دیتے ہیں تاکہ مسلمانوں کو سماجی لحاظ سے کمزور کیا جائے کیونکہ نہ مسلمان پر امن اور استحکام میں ہونگے اور نہ ہی ترقی کر سکیں گے اور ہمیشہ بحیثیت قوم ہم سے مغلوب رہیں گے۔

ص۔ سوشل میڈیا کے منفی استعمال کے اثرات

کسی چیز کا حد سے زیادہ استعمال انسان کے لیے خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ عصر حاضر میں سوشل میڈیا کے بے جا اور بے تحاشا استعمال نے نسل نو کی نا صرف تخلیقی صلاحیتوں کو مفقود کیا ہے بلکہ نوجوانوں میں غیر اخلاقی سرگرمیوں کو بہت زیادہ اجاگر کر دیا ہے۔ جس طرح دنیا آج گلوبل ویلج بن چکی ہے کہ ھم گھر بیٹھے دنیا کے مختلف حالات سے باخبر ہیں اسی طرح سوشل میڈیا کے ذریعے فحاشی و عریانی کے ذرائع بھی آسان ہو چکے ہیں۔ سوشل میڈیا پر فحاشی و عریانی دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے جس کے اثرات عام معاشرے کے ساتھ ساتھ قرابت داروں پر بھی پڑتے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ[18]

اے محبوب ﷺ آپ ان مومنین سے فرما دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے بہت پاکیزہ عمل ہے بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

سوشل میڈیا کے منفی استعمال سے نوجوانوں میں شہوت پرستی عروج پکڑ رہی ہے جس کی تکمیل میں ہر جائز و ناجائز راستہ اختیار کیا جاتا ہے۔ جنسی ہوس میں مبتلا شخص اپنے محرم رشتوں کا تقدس بھی پامال کر بیٹھتا ہے۔

مبحث پنجم

سالی سے متعلق اکرام و تکریم کے نبوی نظائر

رسول ﷺ نے ہمیشہ اپنی ازواج مطہرات کی ہمشیرگان کو عزت و تکریم سے نوازا۔ آپ نے ہمیشہ الجھاو کے وقت مشاورت اور مشکل حالات میں ان کی معاونت بھی فرمائی۔ دین مطین میں ثابت قدمی اور اچھی خدمات پر اپنی سالیوں کی تعریف و تحسین بھی فرمائی۔ خوشی و غمی کے مواقع پر ہمیشہ ان کی حوصلہ افزائی فرمائی، آپ ﷺ کے اپنی سالیوں سے متعلق اکرام چند عملی نظائر مندرجہ ذیل ہیں۔

الف۔ رسول اللہ کا سالی سے نکاح کی مذمت

اسلام میں دو سگی بہنیں، رضاعی بہن اور ربیبہ کیساتھ نکاح کی اجازت نہیں ہے۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا نے جب رسول اللہ کی بارگاہ مبارک میں اپنی بہن کے رشتے کا تذکرہ کیا تو آپ نے نا صرف مذمت فرمائی بلکہ ان کی رسول اللہ کے بارے میں ربیبہ سے نکاح کرنے کی قیاس آرائی کو بھی مسترد فرمایا۔ جیسا کہ بخاری شریف میں روایت ہے:

"ام المومنین حضرت سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو ابوسفیان کی بیٹی میں رغبت ہے. میں کیا کروں تمہارے اس کلام کا کیا مقصد ہے. میں نے عرض کیا میں آپ کی اکیلی بیوی نہیں ہوں۔ مجھے زیادہ

محبوب یہ ہے کہ آپ کی زوجیت میں جو میرا شریک ہو وہ میری ہی ہمشیرہ ہو آپ نے فرمایا وہ تو میرے لئے حلال نہیں۔ میں نے عرض کیا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے ام سلمہ کی بیٹی (درہ) کو نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میری رضائی بہن ہے اگر وہ میری ربیبہ بھی نہ ہوتی جب بھی میرے لئے حلال نہیں کیونکہ مجھے اور اسکے والد ابو سلمہ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا ہے۔ میرے روبرو اپنی بیٹیاں اور بہنیں پیش نہ کرو۔"[19]

اس سے ثابت ہوا کہ نبی پاک نے نا صرف سالی سے نکاح کرنے کی مذمت فرمائی بلکہ ربیبہ اور رضاعی بہن سے نکاح کی بھی نفی فرمائی۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے صہری قرابت داروں میں محرمات کا احترام کریں۔

ب۔ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن کے ساتھ سلوک

صہری قرابت کے معاملات زندگی پر توجہ رکھنا ان قرابتداروں کا بنیادی حق ہوتا ہے اور خصوصاً سالیوں وغیرہ کے رشتے وغیرہ مشاورت سے طے کروا دینا اچھی بات ہے تاکہ بچیاں بروقت اپنے گھر بار بسا سکیں۔ والئ سکندریہ مقوقس قبطی کی طرف سے حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ ان کی ہمشیرہ صاحبہ سیرین بھی تحفہ میں بھیجیں گئیں تھیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمان فرما کر اس کے لئے بہترین شخصیت کا انتخاب فرمایا اور حضرتِ حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخش دی۔ اس حوالے سے محمد بن سعد "طبقات ابن سعد" میں لکھتے ہیں :

> "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور انکی ہمشیرہ سیرین کو ام سلیم بنت ملحان کے ہاں قیام کروایا پھر ان دونوں کو دعوت اسلام پیش فرمائی جو انہوں نے قبول کی۔ مسلمان ہونے کے بعد سیرین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاعر کو بخش دی جن کے بطن سے حضرت حسان کے فرزند عبد الرحمن پیدا ہوئے"[20]۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عمل سے ہمیں یہ سبق ملا کہ صہری قرابت داروں کے معاملات میں ان کی معاونت کرنی چاہیے تاکہ صلہ رحمی اجاگر ہو۔

ج۔ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہمشیرہ صاحبہ سے شرم وحیاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرم وحیاء کے عظیم ترین پیکر ہیں۔ بعثتِ مبارکہ سے قبل آپ نے ایک مرتبہ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہمشیرہ صاحبہ کو اپنا اونٹ کرایہ پر عنایت فرمایا۔ جب کرایہ وصول کرنے کا وقت آیا تو دوسرے شریک نے کہا کہ آؤ اکٹھے چلتے ہیں اور اپنا اپنا کرایہ وصول کرتے ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرم وحیاء کے پیشِ نظر جانے سے انکار کر دیا۔

مولانا محمد یوسف کاندھلوی صاحب اپنی مشہور زمانہ تصنیف مبارک "حیاۃ الصحابہ" میں رقم طراز ہیں :

"حضور اور آپ کے شریک نے اپنے اپنے اونٹ کرائے کیلئے دیے۔ جب انکا سفر پایہ تکمیل تک پہنچ گیا تو کچھ کرایہ حضرتِ خدیجہ کی ہمشیرہ صاحبہ کے ہاں بچ گیا۔ آپ کے شریک نے کرایہ لینے جانے کیلئے بہت اصرار کیا مگر حضور نے شرم کے باعث جانے سے انکار کر دیا۔ ایک دفعہ حضور کا شریک جب کرایہ کا تقاضا کرنے کیلئے وہاں گیا تو حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہمشیرہ نے پوچھا کہ تم اکیلے کرایہ کا تقاضا کرنے آتے ہو محمد کہاں ہیں؟ اس نے بتایا کہ میں نے انہیں کہا تھا مگر انہوں نے کہا کہ مجھے شرم آتی ہے۔ حضرت خدیجہ کی ہمشیرہ نے کہا کہ میں نے محمد سے زیادہ حیا والا اور زیادہ پاکدامن شخص نہیں دیکھا۔"[21]

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ کس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرم وحیاء کا مظاہرہ فرماتے ہوئے حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالی عنہا کی ہمشیرہ صاحبہ سے کرایہ کا تقاضا کرنا بھی ترک کر دیا کیونکہ مال ودولت کی بجائے صہری قرابتداروں کا ادب واحترام اور حیاء بدرجہ اولیٰ بہتر ہوتا ہے۔

د۔ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالی عنہا کی ہمشیرہ صاحبہ کی معاونت واکرام وتکریم

عمومی طور پر رشتہ داروں میں مشاورت اور معاونت کے مراحل آتے رہتے ہیں۔ مشکل اور پیچیدہ مراحل میں اچھا مشورہ دینا اور پھر ممکنہ حد تک ان کی معاونت کرنا قرابتداروں کے بنیادی حقوق میں سے ہے۔ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالی عنہا کی ہمشیرہ صاحبہ حضرت ہالہ جب بھی کسی معاملے میں آپ ﷺ کے ہاں حاضر ہوتیں تو آپ ان کو نا صرف مشاورت سے نوازتے بلکہ ان کی معاونت بھی فرمادیتے حتیٰ کہ جب وہ اپنے بیٹے ابو العاص کیلئے کسی اچھے رشتے کی تلاش میں آپ کے ہاں حاضر ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی مبارک حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا کی شادی ابو العاص سے فرمادی۔

ابو بکر سراج الدین اپنی تصنیف "حیات سرور کائنات محمد ﷺ" میں فرماتے ہیں :

"نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرانے مبارک کا دائرہ ایسا تھا جسمیں حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالی عنہا بہت سارے قرابتداروں کی معاونت کے ساتھ ساتھ اپنی ہمشیرہ صاحبہ ہالہ کا بہت خیال رکھتیں۔ جن کا بیٹا ابو العاص اکثر اوقات گھر میں حاضر ہوتا رہتا۔ اکثر معاملات میں ہالہ حضرتِ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالی عنہا سے مختلف معاملات میں مشاورت کرتی رہتی تھیں اور کبھی کبھی مدد کی درخواست بھی کرتیں تھیں اور حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالی عنہا نا صرف ان کو اچھے مشوروں

سے نوازتیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشاورت سے ان کی ہر طرح سے معاونت بھی فرماتیں۔"[22]

اس سے ثابت ہوا کہ قرابتداروں کی مشکل وقت میں حوصلہ افزائی اور ان کا اکرام و تکریم لازم ہے تا کہ وہ اپنے معاملاتِ زندگی بہتر کر سکیں۔ اچھا مشورہ دینا بھی ایک صدقہِ جاریہ ہے اور پھر مختلف معاملات میں ان کی معاونت کرنا "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" کے مصداق ہے۔

ر۔ رسول اللہ کا اپنی سالیوں کے بارے تحسینی کلمات

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کی تینوں ہمشیر گان حضرتِ جعفر، حضرتِ حمزہ اور حضرتِ عبّاس رضوان اللہ تعالی اجمعین کی ازواج تھیں۔ حضرتِ میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا رسول اللہ کے نکاح مبارک میں آچکی تھیں اور آپ کی تینوں بہنوں کی اسلام کی خاطر بہت خدمات تھیں اور حضور نبی رحمت ﷺ ان کی دینی خدمات سے بہت متاثر تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے تینوں سالیوں کی خدمات دین کو سراہتے ہوئے ان کیطرف اشارہ کرکے فرمایا ابو بکر سراج الدین لکھتے ہیں :

"یقیناً یہ تینوں بہنیں سچی مسلمان ہیں اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کا قبیلہ عامر میں عقد دین کی طاقت ور موجودگی بن گیا۔"[23]

کسی کی خدمات کو سراہتے ہوئے تعریف و توصیف کے چند جملے کہنا انسان کے دل میں تمہاری قدر و منزلت کو دوگنا کر دیتا ہے اور خصوصاً قرابت داروں میں مناسب حد تک تعریف و توصیف بہت سارے مسائل کا حل ہے۔ اس لیے ہمیں قرابت داروں کی اچھی خدمات کو سراہتے ہوئے تعریف و توصیف سے حوصلہ افزائی ضرور کرنی چاہیئے۔

س۔ ہم زلف کی شہادت پر اپنی سالی اور بچوں کا اکرام

غزوہء تبوک کے موقع پر جب حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالی عنہ جو کہ آپ کے ہم زلف تھے جب شہید ہوئے اور رسول اللہ نے ان کے گھر والوں سے انکی شہادت کا تذکرہ فرمایا تو ایک افسردگی کا عالم تھا۔ آپ نے ان کے بچوں کو دلاسا دیا۔ گھر میں ان کے اهل خانہ کیلئے کھانے کا اہتمام کروایا۔ ابو بکر سراج الدین لکھتے ہیں :

"رسول پاک حضرت جعفر طیار کے گھر تشریف لے گئے اور انکی زوجہ کو کہہ کر بچوں کو بلوایا۔ رسول پاک نے بچوں کو جب پیار دیا تو گھر والوں نے رسول پاک کے چہرے کی سنجیدگی سے بھانپ لیا کہ معاملہ کچھ اور ہے۔ جب رسول اللہ نے بچوں کو بوسہ دیا تو آپ کی آنکھیں پر نم ہو گئیں اور آپ اشکبار ہو گئے۔ اهل خانہ کے پوچھنے پر رسول اللہ نے حضرت جعفر کی شہادت کا تذکرہ کیا تو یکدم پورے گھر میں کہرام مچ گیا۔ ارد گرد کی سب عورتیں اکٹھی ہو گئیں۔ رسول اللہ اپنے گھر تشریف لے گئے اور مزید حکم صادر فرمایا کہ اگلے دنوں کیلئے حضرت جعفر طیار کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کیا جائے۔ ان کا غم انہیں مشغول خاطر رکھ رہا

ہے۔ اتنا کہ انہیں اپنا بھی ہوش نہیں"[24]۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ نبی پاک ﷺ نے کس طرح اپنے ہم زلف کی شہادت پر اپنی سالی اور اس کے بچوں کی حوصلہ افزائی کی اور مشکل کی اس گھڑی میں ان کی بھرپور معاونت فرمائی۔

ص۔ سالی کے بیٹے کے نام پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیت رکھوائی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی کنیت کے بارے میں استدعا کی کہ مختلف ازواج مطہرات کے مختلف نام بولے جاتے ہیں لیکن میں اپنی کنیت کس نام سے رکھو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سالی حضرت اسماء کے بیٹے کو یہ شرف عطا فرمایا۔ اس حوالے سے ڈاکٹر موسیٰ کاظم "انسائیکلوپیڈیا ازواج مطہرات وصحابیات" میں فرماتے ہیں :

> "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر بڑی حسرت سے عرض کی کہ باقی ازواج مطہرات نے تو اپنی سابقہ اولادوں کے نام پر اپنی کنیت رکھ لی ہے۔ میں اپنی کنیت کس نام سے رکھوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے کے نام سے رکھو۔ اسی دن سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ کی کنیت اُمِّ عَبداللہ پڑ گئی۔"[25]

قرابت داری میں محبت پیار بڑھانے کا بھی یہ ایک منفرد اور انوکھا انداز ہے کہ ان کے ناموں کو آپس میں استعمال کیا جائے اور خصوصاً کسی بھی قرابت دار کی اولاد کو اس طرح سے عزت دی جائے تو بہت محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔

ط۔ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن کے سسرالی قبیلہ پر اثرات

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سالی حضرت حفیدہ کا نکاح قبیلہ ہلال بن عامر کے سردار عبد اللہ بن مالک سے ہوا تھا اور یہ سیدہ میمونہ رصی اللہ تعالیٰ عنہا کی حقیقی بہن تھیں۔ سیدہ میمونہ سے شادی کے بعد اہل نجد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داری قائم ہو گئی جس کے بعد ان کے لئے حالات اور معاملات کی روش پر قائم رہنا ممکن نہ رہا۔ اس حوالے سے حافظ افرع حسن اپنی کتاب "ازواج مطہرات" میں فرماتے ہیں :

> "حضرت سیدنا میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی وجہ سے قبیلہ ہلال بن عمر نے پورے اخلاص کے ساتھ اپنی وفاداریاں اسلام اور اہل اسلام کے لئے مخصوص کر دیں۔ اس قبیلہ کے نمائندہ وفد نے مدینہ حاضر ہو کر اپنی اطاعت کا اعلان کر دیا۔ اسی وفد میں حضرت حفیدہ کے صاحبزادے زیاد بن عبد اللہ بن

مالک بھی شامل تھے۔ وہ اپنی خالہ سے ملاقات کے لیے حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیاد کے قریب تشریف لائے اور شفقت کا اظہار فرمایا۔"[26]

صہری قرابت داری میں حسن اخلاق اور صلہ رحمی کا مظاہرہ کرنے سے نا صرف خاندانی نظام میں خوشحالی آتی ہے بلکہ سماجی نظام کو بھی تقویت ملتی ہے۔

خلاصہ کلام

شرائع سابقہ میں محرم رشتوں کے احترام سے متعلق احکامات کا تذکرہ قائم و دائم رہا ہے۔ بیوی کی بہن کی حرمت سے متعلق شریعت موسوی و شریعت یعقوبی میں تھوڑا فرق تھا۔ شریعت یعقوبی میں دو بہنوں سے بیک وقت نکاح جائز تھا جبکہ شریعت موسوی میں حرام ٹھہرا۔ قبل از اسلام لوگ دو سگی بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کر لیتے تھے جبکہ دور اسلام میں نبی پاک ﷺ نے نا صرف دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنے سے منع فرمایا بلکہ جن لوگوں نے دو سگی بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کر رکھا تھا ان میں سے ایک بہن کو طلاق دینے کا حکم صادر فرمایا۔ دو بہنوں سے بیک وقت نکاح، ایک بیوی کے ہوتے ہوئے دوسری بہن سے نکاح یا ملک یمین کے تحت دو بہنوں کو جمع کرنے کی ہر گز اجازت نہیں ہے۔۔ سالی سے مصافحہ، خلوت اور بے تکلفانہ انداز گفتگو سے سخت احتیاط کرنی چاہیے ورنہ اس کے بھیانک نتائج سامنے آسکتے ہیں۔ سالی کی حرمت جز وقتی کے طور پر ہے سابقہ بیوی کے فوت ہونے یا طلاق ہو جانے کی صورت میں دوسری بہن سے نکاح ہو سکتا ہے۔ سالیوں کی بے تکریمی و بے توقیری کے بنیادی اسباب و محرکات میں قرآن و سنت سے نا آگاہی، مادیت پرستی کا عروج، تزکیہ نفس و تصفیہ قلب کا فقدان، بے پردگی، خلوت، سوشل میڈیا کا منفی استعمال اور ڈرامہ کلچر میں قرابت داروں کے مابین غیر اخلاقی رویوں کو اجاگر کرنا جیسے امور شامل ہیں۔ سیرت طیبہ کے عملی نظائر سے اخذ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیشہ اپنی سالیوں کو عزت و تکریم عطا کرنے کے ساتھ ساتھ مشاورت و معاونت سے بھی نوازا۔ آپ ﷺ کے سالیوں کے ساتھ اعلی حسن اخلاق کے نا صرف ان کے خاندان پر اثرات مرتب ہوئے بلکہ پورے کے پورے قبیلے دین اسلام کے معاون ثابت ہوئے۔ قرابت داروں کی زندگی کے نشیب و فراز میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی سالیوں کو ہمیشہ عزت و تکریم سے نواز کر رشتوں کے تقدس کو قائم و دائم فرمایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1] **عہد نامہ قدیم وجدید**(لاہور: بائبل سوسائٹی، س۔ن)، احبار18:18

Āḥd nāmah qadīm wa jadīd (Lāhore: bā'ibal sosā'iṯī, s.n.), Aḥbār 18:18

[2] **عہد نامہ قدیم وجدید**(لاہور: بائبل سوسائٹی، س۔ن) پیدائش29 :28-25

*'Ahad nāmah qadīm wa jadīd(*Lāhore*: bā'ibal sosā'iṯī,n.d)Paidā'sh, 29: 25-28*

[3] ولیم میکڈونلڈ، **تفسیر الکتاب**، مترجم بشپ سموئیل ڈی چند(لاہور: مسیحی اشاعت خانہ 2011)، جلد 1: صفحہ 80

William MacDonald, *Tafsīr al-Kitāb*, mutarjim Bishap Samū'īl Ḍī Chand (Lāhore: Masīḥī Ashā'at Khānah, 2011), jild 1: safḥah 80

[4] کیرانوی، رحمت اللہ، مولانا، **ازالۃ الشکوک**، مترجم عتیق احمد قاسمی (لاہور: عکس پبلیکیشنز، 2018ء)، جلد 3: صفحہ 48

Kīrānowī, Raḥmatullāh, Maulānā, *Izālat al-Shukūk*, mutarjim Atīq Aḥmad Qāsimī (Lāhore: 'Aks Pablīkeshanz, 2018), jild 3: safḥah 48

[5] الفرقان54 : 25

Al-Furqān 25:54

[6] ابن کثیر، **تفسیر ابن کثیر**، مترجمین علامہ اکرم الازہری ودیگرز(لاہور : ضیاء القرآن پبلیکیشنز، 2020ء)، جلد2 : صفحہ884

Ibn Kathīr, *Tafsīr Ibn Kathīr*, mutarjimīn 'Allāmah Akram al-Azharī wa dīgar (Lāhore: Ḍiyā' al-Qur'ān Pablīkeshanz, 2020), jild 2: safḥah 884

[7] النساء23 : 4

Al-Nisā' 4:23

[8] بخاری، محمد بن اسماعیل، **صحیح البخاری** (بیروت-لبنان، دارالکتب العلمیہ، 2017ء)، **كتاب النكاح، باب مايحل ومايحرم، رقم الحديث** : 5105

Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Beyrūt-Lubnān: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, 2017), Kitāb al-Nikāḥ, Bāb mā yaḥill wa mā yuḥarram, raqam al-ḥadīth: 5105

[9] عینی، بدرالدین، علامہ، **عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری**(بیروت-لبنان : دارالفکر، 1425ھ)، طبع الاولی، جلد الرابع عشر : صفحہ 53

'Aynī, Badr al-Dīn, 'Allāmah, *'Umdat al-Qārī Sharḥ Ṣaḥīḥ Bukhārī* (Beyrūt-Lubnān: Dār al-Fikr, 1425H), ṭab'ah al-ūlā, jild al-rābi' 'ashar: safḥah 53

[10] قرطبی، محمد بن احمد، ابوعبداللہ، **تفسیر قرطبی**، مترجمین ملک بوستان ودیگرز(لاہور: ضیاء القرآن، 2012ء)، طبع اول، جلد 3: صفحہ 133

Qurṭubī, Muḥammad bin Aḥmad, Abū 'Abdullāh, T*afsīr Qurṭubī*, mutarjimīn Malik Būstān wa dīgar (Lāhore: Ḍiyā' al-Qur'ān, 2012), ṭab'ah ūlā, jild 3: safḥah 133

[11] ابی داود، سلیمان بن اشعث، **سنن ابی داود**(بیروت لبنان: دارالکتب العلمیہ، 2015)، **كِتَاب النِّكَاحِ ، باب مَا يُكْرَهُ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ**، رقم حدیث:2065

Abū Dāwūd, Sulaymān bin Ash'ath, *Sunan Abī Dāwūd* (Beyrūt-Lubnān: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, 2015), Kitāb al-Nikāḥ, Bāb mā yukrahu an yujma' baynahunna min al-nisā', raqam ḥadīth: 2065

[12] ابن ماجہ، محمد بن یزید، ابو عبد اللہ، **سنن ابن ماجہ** (بیروت-لبنان: دار الکتب العلمیہ، 2015)، کتاب النکاح، باب الرجل یسلم وعندہ اختان، صفحہ 311، رقم الحدیث : 1950

Ibn Mājah, Muḥammad bin Yazīd, Abū ʻAbdullāh, *Sunan Ibn Mājah* (Beyrūt-Lubnān: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyyah, 2015), Kitāb al-Nikāḥ, Bāb al-rajul yuslim wa ʻindahu akhtān, safḥah 311, raqam al-ḥadīth: 1950

[13] شیخ ابن باز ودیگر، **فتاویٰ نکاح وطلاق**، تحقیق علامہ ناصر الدین البانی (لاہور: فقہ الحدیث پبلیکیشنز 2006)، صفحہ 179

Shaykh Ibn Bāz wa dīgar, *Fatāwā Nikāḥ wa Ṭalāq*, taḥqīq ʻAllāmah Nāṣir al-Dīn al-Albānī (Lāhore: Fiqh al-Ḥadīth Pablīkeshanz, 2006), safḥah 179

[14] الزمر 9:39

Al-Zumar 39:9

[15] البقرہ 177:2

Al-Baqarah 2:177

[16] حضرت سلطان باھوؒ، **کلید التوحید کلاں** (لاہور: العارفین پبلی کیشنز، 1997ء)، صفحہ نمبر 171

Ḥaḍrat Sulṭān Bāhū, *Kalīd al-Tawḥīd Kalān* (Lāhore: al-ʻĀrifīn Pablīkeshanz, 1997), safḥah 171

[17] قاری محمد طیب، **تعلیماتِ اسلام اور مسیحی اقوام** (لاہور: چوہدری پریس، 1997ء)، صفحہ نمبر 178

Qārī Muḥammad Ṭayyib, *Taʻlīmāt Islām aur Masīḥī Aqwām* (Lāhore: Chaudhry Press, 1997), safḥah 178

[18] النور 30:24

Al-Nūr 24:30

[19] بخاری، **صحیح بخاری**، کتاب النکاح، باب قوله وربآئبکم اللاتی فی حجورکم من نساءکم، رقم الحدیث : 4784

Bukhārī, *Ṣaḥīḥ Bukhārī*, Kitāb al-Nikāḥ, Bāb qawluhu wa rabā'ibukum allātī fī ḥujūrikum min nisā'ikumu, raqam al-ḥadīth: 4784

[20] محمد بن سعد، **طبقات ابن سعد**، مترجم علامہ عبد اللہ العمادی (کراچی : نفیس اکیڈمی، 1389ھ)، جلد 1 : صفحہ 153

Muḥammad bin Saʻd, *Ṭabaqāt Ibn Saʻd,* mutarjim ʻAllāmah ʻAbdullāh al-ʻImādī (Karāchī: Nafīs Academy, 1389H), jild 1: safḥah 153

[21] کاندھلوی، محمد یوسف، **حیاۃ الصحابہ**، مترجم احسان الحق (لاہور : کتب خانہ فیضی، س ن)، جلد 2 : صفحہ 614

Kāndhalawī, Muḥammad Yūsuf, *Ḥayāt al-Ṣaḥābah*, mutarjim Iḥsān al-Ḥaq (Lāhore: Kutub Khānah Fayẓī, s.n.), jild 2: safḥah 614

[22] ابو بکر سراج الدین، **حیات سرور کائنات محمد**، مترجم معین الدین قادری (لاہور: پروگریسیو بکس، 2016)، طبع دوم، صفحہ 106

Abū Bakr Sirāj al-Dīn, *Ḥayāt Sarwar Kā'ināt Muḥammad*, mutarjim Muʻīn al-Dīn Qādrī (Lāhore: Progressive Books, 2016), ṭabʻah dūm, safḥah 106

[23] ابو بکر سراج الدین، **حیات سرور کائناتِ محمد**، مترجم معین الدین قادری، صفحہ 176

Abū Bakr Sirāj al-Dīn, *Ḥayāt Sarwar Kā'ināt Muḥammad*, mutarjim Muʻīn al-Dīn Qādrī, safḥah 176

[24] ابو بکر سراج الدین، **حیات سرور کائنات محمد**، معین الدین قادری، صفحہ 630

Abū Bakr Sirāj al-Dīn, *Ḥayāt Sarwar Kā'ināt Muḥammad*, Mu'īn al-Dīn Qādrī, safḥah 630

[25] موسیٰ کاظم، ڈاکٹر، **ازواج مطہرات وصحابیات انسائیکلوپیڈیا**(نیو دہلی: فرید بک ڈپو، 2004)صفحہ 94

Mūsā Kāẓim, Doctor, *Azwāj Muṭahharāt wa Ṣaḥābīyāt Encyclopaedia* (New Delhi: Farīd Book Depot, 2004), safḥah 94

[26] افراح حسن، حافظ، **ازواج مطہرات**(لاہور : رابعہ بک ہاؤس، 1992ء)، صفحہ 298

Afrāḥ Ḥasan, Ḥāfiẓ, *Azwāj Muṭahharāt* (Lāhore: Rābi'ah Book House, 1992), safḥah 298